

[1999] سپریم کورٹ رپوٹس 3.S.C.R

از عدالت عظمیٰ

کلپاور کشا چارٹی ایبل ٹرسٹ

بنام

توشنیوال برادرز (بمبئی) پرائیویٹ لمیٹڈ اور دیگر

12 اکتوبر 1999

[ایس صغیر احمد اور آر پی سیٹھی، جسٹسز]

صارفین کے تحفظ کا قانون، 1986 دفعہ 2(1)(ڈی)(آئی)۔

صارف - کون ہے - اظہار تجارتی مقصد - کا دائرہ کار اور معنی - اپیلنٹ ٹرسٹ کے ذریعہ چلائے جانے والے تشخیصی مرکز - مرکز کے ذریعہ استعمال ہونے والی سی ٹی اسکین مشین - مریضوں کو مشین کے استعمال کے لئے ادائیگی کرنے کی ضرورت ہے - صرف دس فیصد مریضوں نے مفت سروس فراہم کی - رکھی گئی مشین خریدی گئی بذریعہ ٹرسٹ تجارتی مقصد کے لیے تھا - اپیل کنندہ - ٹرسٹ کے پاس صارف نہیں تھا -

اپیلنٹ ٹرسٹ ایک تشخیصی مرکز چلا رہا تھا - اس نے ایک سی ٹی اسکین مشین خریدی جس کے استعمال کے لیے مریض فیس ادا کر رہے تھے - صرف دس فیصد مریضوں کو مفت خدمات فراہم کی جا رہی تھیں - اس سوال پر کہ آیا اپیل کنندہ کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ 1986 کے تحت صارف تھا، قومی کمیشن نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ صارف نہیں تھا کیونکہ مشینری تجارتی مقصد کے لیے نصب کی گئی تھی - اپیلنٹ ٹرسٹ نے اس عدالت کے سامنے اپیل کو ترجیح دی -

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: تجارتی سرگرمی کے باوجود، آیا کوئی شخص "صارف" کی تعریف میں آتا ہے یا نہیں، یہ ہر معاملے میں حقیقت کا سوال ہوگا - اپیل کنندہ کے تشخیصی مرکز کو بھیجا گیا ہر مریض اور جو سی ٹی اسکین وغیرہ سے فائدہ اٹھاتا ہے، اسے اس کے لیے ادائیگی کرنی پڑتی ہے اور اپیل کنندہ کی طرف سے فراہم کردہ خدمت مفت نہیں ہے - صرف دس فیصد مریضوں کو مفت خدمات فراہم کی جاتی ہیں - اس طرح، اپیل کنندہ کے ذریعہ حاصل کردہ "سامان" (مشینری) کو "تجارتی مقصد" کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا - اپیل کنندہ ٹرسٹ صارف نہیں ہے - [H'G'F-622]

لکشی انجینئرنگ ورکس بنام پی ایس جی انڈسٹریل انسٹی ٹیوٹ، [1995] 3 ایس سی سی 583، نے وضاحت کی اور اسے ناقابل اطلاق

قرار دیا۔

ایڈیشنل کمشنر انکم ٹیکس، گجرات بنام سورت آرٹ سلک کلا تھ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن، (1980) 121 آئی ٹی آر 1 اور کمشنر انکم ٹیکس، نئی دہلی بنام فیڈریشن آف انڈیا چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹریز، نئی دہلی، (1981) 13 ایس سی آر 489، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار 1996: کی دیوانی اپیل نمبر 9737۔

میں

عبوری درخواست نمبر 2

1993 کے اوپی نمبر 96 میں نیشنل کنزرویٹو سٹیٹس ریڈریسل کمیشن نئی دہلی کے مورخہ 26.7.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس پی متل، آراین کیسوانی، محترمہ چندر کانتانا تک اور رام لال رائے

جواب دہندگان کے لیے ایس سی اگروال، محترمہ نینا گپتا، محترمہ ارپتا آر چودھری، سنجے چودھری، ونیت کمار

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایس صغیر احمد، جسٹس۔ اس اپیل کو ہم نے 12 اگست 1999 کے اپنے فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا تھا۔

اپیل کنندہ کی جانب سے پیش ہوئے مسٹر آراین کیسوانی نے فوری درخواست دائر کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وہ 12.8.1999 پر اپیل کنندہ کی جانب سے پیش ہونے والے واحد وکیل تھے، لیکن چونکہ وہ کسی دوسری عدالت میں مصروف تھے جب یہ معاملہ ہمارے ذریعے اٹھایا گیا تھا، اس لیے وہ آکر اپیل پر بحث نہیں کر سکے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جس وکیل کو یہ ذکر کرنے کے لیے تعینات کیا گیا تھا کہ وہ (مسٹر آراین کیسوانی) کسی دوسری عدالت میں مصروف تھے، وہ اپیل پر بحث کرنے کا حقدار نہیں تھا۔

ہم نے اپیل کی تفصیل سے سماعت کی اور اپیل گزار کی جانب سے بھی تفصیلی دلائل دیے گئے، لیکن اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ مسٹر کیسوانی اپیل میں واحد وکیل تھے اور انہوں نے کہا ہے کہ دوسرے وکیل اپیل پر بحث کرنے کے حقدار نہیں تھے، ہم نے مسٹر کیسوانی اور مسٹر ایس پی متل کو بھی سنا ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے بنیادی انحصار لکشمی انجینئرنگ ورکس بنام پی ایس جی انڈسٹریل انسٹی ٹیوٹ، [1995] 13 ایس سی سی 583

میں اس عدالت کے فیصلے پر اس دلیل کی حمایت میں رکھا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1986 میں بیان کردہ تعریف کے معنی میں "صارف" تھا۔ اس تعریف پر ہم نے غور کیا اور یہ قرار دیا گیا کہ چونکہ زیر بحث مشینری اپیل کنندہ نے تجارتی مقصد کے لیے نصب کی تھی، اس لیے یہ "صارف" نہیں ہوگی۔

اپیل کنندہ کے وکیل کی طرف سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ لکشمی انجینئرنگ ورکس (سوپرا) کے معاملے میں اس عدالت نے "تجارتی مقصد" کی اصطلاح پر غور کیا ہے اور قومی کمیشن کے مشاہدے کے مطابق "تجارتی مقصد" کا مطلب "بڑے پیمانے پر منافع کمانے کی سرگرمی" کو منظوری دی گئی تھی اور اس لیے موجودہ اپیل کنندہ کی سرگرمی تجارتی سرگرمی نہیں ہوگی کیونکہ اس میں "بڑے پیمانے پر منافع کمانا" شامل نہیں ہے۔ ہم متفق نہیں ہیں۔ اس عدالت نے اس فیصلے میں پیرا گراف 21 میں مزید کہا تھا کہ :

"21۔ اس لیے ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ :

(i) 1993 کے کنزیومر پروٹیکشن (امینڈمنٹ) ایکٹ 50 (1993 کے آرڈیننس 24 کی جگہ) کے ذریعے شامل کی گئی وضاحت جو 18.6.1993 سے اثر انداز ہوتی ہے، وضاحتی نوعیت کی ہے اور تمام زیر التواء کارروائیوں پر لاگو ہوتی ہے۔

(ii) کیا جس مقصد کے لیے کسی شخص نے سامان خریدا ہے وہ قانون کی دفعہ 2 (ڈی) میں صارف کی تعریف کے معنی کے اندر ایک "تجارتی مقصد" ہے، یہ ہمیشہ حقائق کا سوال ہوتا ہے جس کا فیصلہ ہر معاملے کے حقائق اور حالات میں کیا جاتا ہے۔

(iii) وہ شخص جو سامان خریدتا ہے اور انہیں خود استعمال کرتا ہے، خصوصی طور پر اپنی روزی روٹی کمانے کے مقصد سے، خود روزگار کے ذریعے، بیان محاورہ صارف کی تعریف کے اندر ہے۔

ان ٹیسٹوں کو لاگو کرتے ہوئے، لکشمی انجینئرنگ ورکس (سوپرا) کے معاملے میں عدالت نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ صارف نہیں تھا کیونکہ اس معاملے میں مشینری خود روزگار کے لیے نہیں خریدی گئی تھی، بلکہ "تجارتی مقاصد" کے لیے خریدی گئی تھی۔

اس لیے یہ واضح ہے کہ تجارتی سرگرمی کے باوجود، آیا کوئی شخص "صارف" کی تعریف میں آتا ہے یا نہیں، یہ ہر معاملے میں حقیقت کا سوال ہوگا۔ قومی کمیشن نے پہلے ہی ریکارڈ پر موجود شواہد کی بنیاد پر فیصلہ دیا تھا کہ اپیل کنندہ "صارف" نہیں تھا کیونکہ مشینری "تجارتی مقصد" کے لیے نصب کی گئی تھی۔ ہمیں دوبارہ مختلف دستاویزات کے حوالے کیا گیا ہے، بشمول "پروجیکٹ دستاویز"، جو خود اپیل کنندہ نے بینک کو قرض کے لیے پیش کی تھی تا کہ وہ زیر بحث مشینری خرید سکے، لیکن ہم خود کو مختلف نظریہ اختیار کرنے پر آمادہ نہیں کر سکے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پھر ایڈیشنل کمشنر انکم ٹیکس، گجرات بنام سورت آرٹ سلک کلا تھ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن، (1980) 121 آئی ٹی آر 1 کے معاملے کا حوالہ دیا جس میں خیراتی ادارے کی سرگرمی، اگرچہ تجارتی نوعیت کی ہوتی ہے، کو خیراتی سرگرمی کا حصہ قرار دیا گیا تھا۔ یہ فیصلہ اپیل گزار کی مدد نہیں کرتا کیونکہ یہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت دیا گیا فیصلہ تھا اور جس سوال پر ہم یہاں غور کر رہے

ہیں وہ اس معاملے میں پیدا نہیں ہوا تھا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پھر کمشنر انکم ٹیکس، نئی دہلی بنام فیڈریشن آف انڈیا جیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹریز، نئی دہلی، [1981] 3 ایس سی آر 489 میں اس عدالت کے فیصلے کا حوالہ دیا، اور دلیل دی کہ اگر ٹرسٹ یا ادارے کا غالب مقصد خیراتی ہے، تو اس کے ذریعے کی جانے والی سرگرمی کو منافع کی سرگرمی کے طور پر نہیں مانا جائے گا۔ مذکورہ فیصلے کی بنیاد پر یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے کی جانے والی سرگرمیاں منافع پر مبنی نہیں تھیں اور نہ ہی منافع کمانے کے لیے ان سرگرمیوں کو جاری رکھنے کا کوئی ارادہ یا مقصد تھا۔ یہ ایک بار پھر انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت دیا گیا فیصلہ تھا اور موجودہ معاملے میں شامل نقطہ پر نہیں ہے کہ آیا اپیل کنندہ کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1986 کے معنی میں "صارف" تھا۔

فوری معاملے میں، جس چیز پر غور کیا جانا چاہیے وہ یہ ہے کہ آیا اپیل کنندہ کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ، 1986 کے معنی میں "صارف" تھا، اور کیا زیر بحث سامان اس نے "دوبارہ فروخت" کے لیے حاصل کیا تھا یا کسی "تجارتی مقصد" کے لیے۔ یہ اپیل کنندہ کا معاملہ ہے کہ ہر وہ مریض جسے اپیل کنندہ کے تشخیصی مرکز میں بھیجا جاتا ہے اور جو سی ٹی اسکین وغیرہ کا فائدہ اٹھاتا ہے، اسے اس کے لیے ادائیگی کرنی پڑتی ہے اور اپیل کنندہ کی طرف سے فراہم کردہ خدمت مفت نہیں ہے۔ اپیل گزار کا معاملہ یہ بھی ہے کہ صرف دس فیصد مریضوں کو مفت خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس طرح، اپیل کنندہ کے ذریعہ حاصل کردہ "سامان" (مشینری) کو "تجارتی مقصد" کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا۔

ہمارے سامنے کوئی اور پوائنٹ دبایا نہیں گیا تھا۔ اس لیے ہم 12 اگست 1999 کے اپنے فیصلے کو مسٹر کیسوانی کو سننے کے بعد بھی برقرار رکھتے ہیں جنہوں نے اس درخواست کے بذریعہ سماعت پر اصرار کیا تھا۔ درخواست کو نمٹا دیا گیا مانا جائے گا۔

ٹی۔ این۔ اے

آئی اے کو منسوخ کر دیا گیا۔

